رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳



توجہ شرط ہے

(۱) اودھ پنچ میں بھرتی کی خبریں نہیں ہوتیں، مذہبی جھگڑے نہیں ہوتے۔ بے نتیجہ مضامین نہیں ہوتے۔ اودھ پنچ بھانڈوں اور مسخروں کی طرح ہنسانے کی کوشش نہیں کرتا۔ بلکہ ایک حکیم کی طرح قابل ضحک امور پر خود ہنستا ہے۔ دوسرے اس ہنسی کی تقلید بھی کرتے ہیں اور گریہ بھی۔ اودھ پنچ صرف اپنی بضاعت پر قانع اور منقولات سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی پر منہ نہ بنائیے۔ نہ حجم کی کمی پر تیوریاں چڑھائیے اسلیے کہ گوہر و خزف میں فرق ہے بلکہ افادات کی جدت۔ رائے کی اصابت بے روے رعایت نکتہ چینی صحیح نتائج واقعات اور بنیادی اصلاحات اخلاقی و سیاسی و ادبی پر نظر رکھیے۔ انشاء اللہ سال بھر کے مجموعے میں آپ کو سیکڑوں ایسے جواہر مل جائیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے خزانے میں نہ ملے گا۔

مینجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی چار روپیہ (للعہ) سالانہ قیمت لی جائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے ملک کی خدمت کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اُسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپکے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا یہ بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بنیں اگر اس پرچے کے مضامین آپ کے مفید مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو جمعہ ہفتہ کے اندر مزید تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ ما بخیر شما بسلامت۔ بندہ پرور ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچہ کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انھیں لازم ہے کہ کچھ سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور مفت پرچہ اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرالیں۔ دام و درم نہیں تو قدمی کوشش سے فائدہ اُٹھائیں مذہب یا نادارئ یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف حمیت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاکیے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں گاؤ خورد ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار عتاب نامہ مینجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے روانگی نے یہ خیال مند مینجر خود نہیں پہونچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ ملا تو زیادہ سے زیادہ تنگ طلبی اور زبردستی نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کرلی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں مینجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے انکے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی مسلک پالیسی کے مطابق نہوں گے وہ شائع نہونگے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی اور ذاتی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تضحیک ان میں نہ ہو فقط۔

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انہیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

مینجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۵۴ نمبر ۲

مضامین غیر

۱۴ جنوری سنہ ۱۹۲۹ء

تاریخی غزل

ساقی ہوش پلا بادہ کہ آیا سالِ نو | آج تک وعدہ ہوں قسمت نے دکھایا سالِ نو
کانگریس والوں میں بھی باہم ہوا ہے [illegible] | خوب ذومینیسوں کو اس نے ڈرایا سالِ نو
بارش تیر نفاق و دشمنی ہے ہر طرف | ابر غم بن کر سروں پہ آج چھایا سالِ نو
[illegible] چھپا رہتی ہے زیر خاک بھی جس طرح | یوں خلاف خلق کو اس نے چھپایا سالِ نو
شام سے اس ماہ کا میں منتظر تھا صبح تک | وہ نہ آیا سامنے آنکھوں کو آیا سالِ نو
[illegible] پیس ہوگا [illegible] | پینچ نے کیا سب سے جب آیا سالِ نو
بادہ گلرنگ پیتے تھے جو پچھلے سال تک | گھونٹ ان کو خون کا تو نے پلایا سالِ نو
ذکر کیا ہوں کا ہے اب ہو گئے ہیں بال سفید | نفس کر تیری سیاہی نے دیا یا سالِ نو
آتے ہی [illegible] گیا دنیا سے وہ | میرا دشمن دیکھنے تک بھی نہ پایا سالِ نو
[illegible] | [illegible] کبھی کھلایا سالِ نو
[illegible] | آتے ہی تو نے غضب سب کو دکھایا سالِ نو

انقلاب دہر کی تاریخ ہے دولہا یہ خوب
وصوت تازہ پیام غدر لایا سالِ نو

۱۹ عیسوی ۲۹

ولہ ایضاً

[illegible] ہو جائے | وہ کہہ رہے ہیں کہ بارہ باٹ ہو جائے
[illegible] ہے وہ ثبت | نہ غرق خرم سے پانی کا گھاٹ ہو جائے
[illegible] دشمن ہے تو | عیاں جو تیغ دو پیکر کا کاٹ ہو جائے
[illegible] نے تو جان کو دی | پسر جواب کے تیرے جو لاٹ ہو جائے
[illegible] | نہ ہو ایک بھی چکی کا پاٹ ہو جائے
[illegible] آ گیا طوفان | نہاں نظر سے نہ دریا کا گھاٹ ہو جائے

ملے جو اب بھی دولہا تو غیر کے جھوٹے
پسند کاش زباں کو یہ چاٹ ہو جائے

دیگر

خلق و وفا سے یہ تری رنجش بعید ہے | آنکھیں نہ اس سے پھیر جو مشتاق دید ہے
سننے وہ کاش ان مصیبت کی داستاں | ہم عاشقوں پر طاقت گفت و شنید ہے

آنکھیں لگی ہیں دور سے تیرے انتظار میں | بیمار ہجر کو یہ غضب شوق دید ہے
تیری گلی کو کم جو سمجھتے ہیں خلد سے | ان کے لیے سقر میں عذاب شدید ہے
اب کے عرب میں بھی [illegible] | قدرت میں جو صاحب رتبہ فرید ہے
دلی میں عید کے دکھائیے تم کو [illegible] | [illegible] آج عید ہے
جو دین کا عدو تھا کیا تم نے اس کو قتل | کافر کو کیوں کہوں کہ شمگر شہید ہے
کرنے کا دم [illegible] نہیں [illegible] | [illegible] دل پہ کھنچا حدید ہے

دولہا وہ تو چھپتے ہیں زیر [illegible]
لیکن یہ کہہ رہے ہیں کہ دور جدید ہے

دولہا گیا وہی انداز [illegible]

تحائف سال نو

(۱) تواریخ انگلستان بمبئی مسٹر [illegible] کی انگلش چیپ [illegible] اردو ترجمہ [illegible] کمپنی کلکتہ کے اہتمام سے شائع ہوا ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ کے اعتبار سے تو بہت اچھا ہے مگر مطالب ایسے گنجلک اور نامربوط ہیں جیسے کسی تھیٹر کے اشتہار میں آپ نے قصہ کا خلاصہ دیکھا ہو۔

اس میں راجہ اندر کا آنا اور [illegible] کا [illegible] ول [illegible] کا [illegible] ہونا اور گلفام کا [illegible] ہونا [illegible] اور [illegible] کرنا۔ گلفام کا [illegible] اور [illegible] کا نظر آنا۔ گلیم گرش [illegible] کا تو اور بھی [illegible] کھانا۔

بظاہر یہ کتاب شاگردان مدارس کے لیے لکھی گئی ہے مگر ماشاء اللہ جب تک تھیٹر کے ایکٹر کی طرح اسٹیج پر [illegible] کے نقل نہ دکھائیں [illegible] تاریخ سے مدد لیں اس وقت تک اردو کے طالب علم [illegible] سکتے [illegible] مختلف [illegible] کے نام لیتا چلا جاتا ہے اور یہ نہیں بتاتا کہ یہ قومیں کون تھیں کہاں تھیں اب ان میں کون سی قومیں موجود ہیں کس خطا پر کن قوموں نے دوسری قوموں سے [illegible] پایا اور مسیح ہونے کے بعد اب ان کو [illegible] کیا ہے۔ تعریف المجہول بالمجہول کا [illegible] چار سو چودہ صفحوں کا حجم رکھتا ہے اور ہر قدم پر اس [illegible] کی ضرورت ہوتی ہے [illegible] ہیں اور کا کون [illegible] کے [illegible] رکھے [illegible] طلاب کے لیے جو کتاب لکھی جائے اس میں سب سے مقدم [illegible] اور مبادی ہیں [illegible] نفس مطلب پر ذہن منتقل نہیں ہو سکتا۔ [illegible] مترجم مسٹر سالگ رام ورما ایم اے بی ایس سی [illegible] قصور نہیں ہے انھوں نے [illegible] کی پیروی کی ہے۔ اور مصنف نے کتاب کی تالیف انگلستانی طلاب کے لیے [illegible] ہے وطن کے حالات اور [illegible] سے [illegible] واقف کر دیے جاتے ہیں [illegible] یہ کتاب [illegible] کسی سلسلہ کا [illegible] مطابق [illegible] تعلیم کے [illegible] واقف اور [illegible] تاریخ کے فن سے [illegible]

کتاب کے پہلے باب میں تیسری صدی سے پانچویں
ساتویں پھر نویں صدی کے حالات مختصراً درج ہوئے
ہیں جن کے درمیان کا ایک ایک زینہ چھوڑ کے لکھا گیا
ہے۔ اور طالب علم کی طبیعت کو بے مزہ بنا دیا ہے کہ
کوئی دلچسپی باقی نہیں رہی۔ حالانکہ دنیا میں تاریخ سے
زیادہ دلچسپ کوئی مضمون نہیں ہوتا۔ زیادہ اہم یہ
بات کا ہے کہ اردو خواں طالب علم کہیں مقامات کے نام
اور انگریزی تلفظ والوں لکھے سارے جتنی غلطیاں پڑھ جائیں
جن کی بخشش کا امکان باقی نہ رہے۔ ہر ایک نام کے ساتھ
اس کا املا انگریزی حرفوں میں لکھ دیا ہے اگر یہ ہوتا تو
ٹھیک ہے۔ کتاب خوب ہے۔ یہ نہ سمجھئے کہ اس کتاب
میں کہیں تفصیل کا نام نہیں لیا۔ نہیں صاحب بعض ضروری
باتوں کی اچھی خاصی تفصیل ہے اور خصوصاً پولیٹیکل
انقلابوں کے وجوہ و اسباب میں کافی دخل ہے کیونکہ
اس لئے کہ انگریزوں کی سی بہت محنت اور قوم نے جو مسلسل
کوشش شخصیت کی بنیاد کی ہے میں حیرت کی چیز بنی
ہوا ہے تمت قوم (ہندوستانی) کو نہ گھٹنے پائے اتنا ہمارا
خیال ہے کہ یہ سال تو کچھ ہو ہی سا ہے۔ مگر مصنف
صاحب پہلے ایک باب لکھ دیتے ہیں مگر خالی دروازہ
کھلتی ہے۔ اسکے آخر میں آکر یہ بات فرماتے ہیں جن سے
میں انگلینڈ سے رومن لوگوں نے فوج نکالی......
سیکسن اپنے پاس جاتو اور تجربے رکھنے والی قوم....
پھر انگریزیں سوالات کرتے ہیں تاکہ مصنف صاحب کی
تنقید کی نسبت کچھ بھی کرے اور تاریخ سے جو ذہنی ترقی
شاگرد حاصل کرتا ہے اس سے محروم ہو جائے جنہوں
ہندوستان میں اس عجیب ترمیم کی بیہودہ بنیاد کیا ہے

اسکی بجائے بھی دماغ میں نہ پڑنے پائے۔
بارہ نمبر تا ... کسیل لڑکیاں میں وقت ضائع کرتے
پیسا اٹھاتے ہو اپنے لڑکوں کی تضییع اوقات کا
تماشا بھی ڈیڑھ روپیہ میں دیکھ ڈالو۔

(۲) سلطنت ہند اور لنکا۔ یہ ہندوستانی
جغرافیہ کی کتاب ہے مسٹر [illegible] ایم اے ایل ایل
بی اور [illegible] ایم اے ایل ٹی [illegible]
کی مشترک تالیف ہے۔ اور یہ بھی [illegible]
حکومت کی مساعی جلیلہ میں سے ایک سعی ہے۔ کتاب

ابھی سے بحری نہیں۔ مقامی پیداوار، مقامی [illegible]
ہوا اور ہر جگہ کی مقامی خصوصیات یا تجارت سے
سے باخبر کرتی ہے نقشے بھی اچھے اور صاف ہیں
اردو میں ہے چھپائی لکھائی کاغذ خوب ہے ۲۸۵
صفحہ کی کتاب ہے۔ سوا روپیہ (عہ) قیمت ہے
طلباء اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ مگر حسن زبان
و لطف بیان سے کم لگاؤ رکھتی ہے۔

(۳) نصف درجن ادبی ناولوں پر جو
(۴) پانچ چھ نئے اخباری کاغذ

لفافہ میں بند سوالوں کا جواب

آپ اپنی سب منشا پانچ سوال نفع نقصان کی نسبت اور ترقی
تبدیلی ملازمت تجارت وغیرہ کے متعلق لکھ کر ارسال کریں ہم انکا
جواب بذریعہ علم نجوم ٹھیک حالات کے ساتھ ایک روپیہ
بذریعہ منی آرڈر یا وی پی سے روانہ کرتے ہیں۔ آپکا لفافہ بھی [illegible]
ہر ہفتہ۔ لفافہ پر بند کرنے کا وقت اور پتہ صاف لکھو
ہر مشکل میں [illegible] حاصل کرو
پروفیسر آزاد [illegible]

ان رسائل، جو ادھر بعض برادران گراں نمبر نکالتے ہیں، کے جدید رسالے طلب کرتے ہیں۔ آزردگی کے خیال سے ہم اپنے ہم پیشہ قدیم و جدید احباب کا نام لینا پسند نہیں کرتے۔

طہران میں ناصر الدین شاہ قاچار کا ایک مجسمہ ٹھیک اسی طرح گھوڑے پر سواری کی حالت میں نہایت اہتمام سے تیار کیا گیا جسطرح ہمارے پرانے مہربان اور دریا [illegible] کے جدید [illegible] بٹلر صاحب کا مجسمہ قیصر باغ میں سر راہ استادہ ہے۔ حضرت شاہ اپنے [illegible] کسروی سر پر رکھے مونچھوں پر تاؤ دیے تنے ہوئے گھوڑے کی پشت پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ ایک وطنی خواہ قزاقی کی نظر جب پہلی مرتبہ اس آہنی بت پر پڑی تو بے ساختہ [illegible] کہنے لگا:-

[illegible] مرد کہ خود میں آیا تو بدولت ایران خدمتے
کردہ - آیا سودے بہ ملت رسانیدہ - آیا قلعہ
بسیار گشتہ یا بوریش جاں بیچارہ فتح کردہ -
آیا حصار شہنے را از دشمن تو بہ قبضہ بدست آوردہ -
آیا وسادہ [illegible] برائے [illegible] خود پیدا کردہ -
آیا درسش [illegible] بودہ کہ [illegible] نفع [illegible]
[illegible] شدہ باشد - آیا سبب ترقی علم و [illegible] از
[illegible] تو گردیدہ باشد - آیا ادیب کامے
بودہ کہ [illegible] آبیاری سخنہا سے تو
بہارے پیدا کنند - آیا طبیبے کامل کہ نتائج
مشاہدات و تجارب تو [illegible] روحی [illegible]
مرد کہ [illegible] چیزے نبود کہ من ترا [illegible] این گونہ
[illegible]

یہ مجسمہ حضرت شاہ نے خود اپنے عظیم الشان یادگار وطن پرستی کے طور پر اپنی جیب خاص سے تیار کرایا تھا۔

ہمارے دوستوں نے بھی بصرف خاص نمبرا سے خاص و مخصوص کی تیاری میں وہی مصلحت مد نظر رکھی ہے جو حضرت شاہ نے بلبنائے دانشمندی اپنے مجسمہ کی تیاری میں ملحوظ رکھی تھی۔

ان برادر میں خود بینی و خود نمائی کے سوا (جو کہ عام) ادب و حکمت کو [illegible] سے نفرت ہے [illegible] ہونے سے پیشتر بعض رسائل کے مضامین پر تحسین و آفرین کا دم بھرنا [illegible] مضمون نگاروں کا جناب اڈیٹر صاحب کی شان میں قصیدہ [illegible] پڑھنا اور اس طرح ایک خاص نمبر کا وجود میں آنا ہمیں تو پسند نہیں۔ البتہ ہم ان جرائد و رسائل کے مداح ہیں جنھوں نے کسی مذہبی یا ملی یادگار کے طور پر خاص نمبر نکالے [illegible] اگرچہ ان کا بھی تحقیق یا ندرت یا جدت کی قلت ہے لیکن مقصد کے مبارک و مسعود ہونے کی وجہ سے ہم ان کا گرم جوشی کے ساتھ استقبال کرتے ہیں۔ آج کمی ہے تو کل زیادت کی توقع فضول نہیں۔ سردست ہم مقدم الذکر جدید رسائل کو ناصر الدین شاہ یا ہندوستانی راج کی ایک عالی خیال کرتے ہیں جنھیں اپنی صورت سے بہت دلبستگی ہے حال ہی میں مصور جناب انگلستان نے اس زندہ [illegible] نیم ساختہ تمثال کو خود مصور کی صورت سمیت شائع کیا ہے
ناصر الدین مرگئے وہ خود ستا تھے اور شاعروں نے ان کا دماغ خراب کر دیا تھا قدیم طرز کے بادشاہ اپنے نفس کے خدمتگار رہتے تھے۔ ہمارے طبقہ [illegible] میں ہیں سے

ہمیشہ اس آئینہ ہی اونھیں پایا
جو دیکھیں ہم نے ہیں خود نمائیاں دیکھیں

پس یہ خواہش کہ سے

جیسی صورت ہو مری ویسی ہی تصویر بھی ہو

یا یہ آرزو کہ شوہر کی نگاہ میں بڑھاپے تک حسن شباب کی قدر باقی رہے بیجا نہیں۔ دوستو تم تو بادشاہ ہو [illegible] آخر اچھا بھلا کاغذ تو [illegible] محنت [illegible] والوں کی [illegible] کار بیہودہ گوئی سے کیوں تباہ کرتے ہو۔ اور اپنی آپ

تو تعطیل کر کے آخر کون سا فائدہ حاصل کرو گے۔
تماشائے غرور و خود [illegible] صاحب
[illegible] کے یا ...

(۵) ترغیب علم حصہ اول و دوم۔ ہمارے شہر کے ایک شخص کو صاحب مذاق اور خوش دل [illegible] صاحب نے بچوں کی تعلیم کے لیے دونوں کتابیں تصنیف کی ہیں بابو صاحب اس راز سے واقف ہیں کہ جو شخص [illegible] تعلیم [illegible] کرتے ہیں وہ [illegible] واضح ہو جاتی ہے کہ [illegible] اسلیے جو علم و فن کی ابتداء [illegible] ہو جاتی ہے تاکہ شوق بڑھے اور ذوق پیدا ہو۔ بحقیقت انھوں نے ذہنی ترقی کی صحیح علت دریافت کر لی ہے۔ ان لوگوں کی حماقت میں کوئی شبہ نہیں جو پیدا ہوتے ہی اپنے دلبند کے لیے [illegible] کا عہدہ تجویز کر دیتے ہیں اور فطرت کے مقتضیات کی پروا نہیں کرتے۔ وہ بیچارے کیا جانیں کہ ہوشیار معلم بچوں کے ساتھ بچہ بن کے عمدہ خصلتیں اور نیک عادتیں پیدا کر دیتا ہے۔ [illegible] اخلاقی دانائی [illegible] کا رعب [illegible] اگر بچوں کے دل پر بیٹھ جائے اور وہ [illegible] محبت پیدا کرنے کے عوض اسکے خوف سے لرزنے لگیں تو یہ ان اچھی کونپلوں [illegible] میں ختم [illegible] ہے۔ ان کے دل بجھ جائینگے کنول [illegible] سرنگوں ہو جائینگا۔ اور عجب نہیں کہ جو وہ جس دنیا کی آبادی کے لیے پیدا کیے گئے ہیں اسے ویران چھوڑ دیں۔

استدلال کے طریقوں میں سے بچے کے مناسب حال صرف تمثیل کا طریقہ ہے جسے باصطلاح منطق [illegible] کہتے ہیں۔ اس طریقے میں ذہن ایک جزئی سے دوسرے جزئی کی طرف منتقل ہوتا ہے خواہ وہ جزئی حقیقی ہو یا فرضی ظرافت تمثیل کی جان اور کلام کی روح ہے۔ [illegible] انتقال ذہنی کے بغیر ترقی محال ہے۔ بچہ کا ذہن [illegible] کسی کتابی تعلیم یا سرکھپانے [illegible] جزئیات سے کلیات کا حصر کرنے لگتا ہے اور یہی انسانی کمال تعلیم کا اصلی مقصود ہے کہ ذہن کو استقراء کامل کی مشق ہو جائے استقراء تجربہ اور مشاہدہ پر موقوف ہے۔

[illegible]

جس طرح ان بچارے دوستوں نے بیک وقت جنس قوانین کا ... گردش کے مسئلہ جذب و انجذاب اور ڈنامکی برہان کے ساتھ شامل ہو کے قابل فہم ہو جاتے ہیں اسی طرح ایک بچہ جنتی کی گردش سے پھرکی کی گردش سمجھ لیتا ہے اور آسانی کے ساتھ سمجھ لیتا ہے۔

گزشتہ سال کا ساسی واقعہ ہے کہ جب ہندوستان کے عاشق صادق مسٹر سائمن اینڈ کو پاؤں میں اہل ہند کی قسمتوں کی گردش لے کے وارد قیصرباغ ہوئے اور پولیس اور ... نے لنگروں اور جھاڑوں میں ذکر بیک ... کے "ہائی حاضری" کی طرح انکا استقبال کیا تو پولیس چلی! ہوئی اور اس گھر کی طرف جھپٹ پڑی جس سے پارٹی کی علامت بغاوت بلند ہوتی تھی۔ گھر میں گھس پڑنے کی مہذب کارروائی کے بعد کوٹھے پر ایک طفل نادان انہیں نظر آیا۔ پولیس نے کوٹھا گھیر لیا۔ بچے کو مفر کوئی نہ ملی۔ آخر بچے نے "پر" اڑا دیے "پر" یوں عمل کیا کہ انگریز افسر پولیس پر جا پڑا افسر صاحب کے صحیح قدم پر یہ مشتزاد پیوند لگا تو سنبھال سکے۔ جھٹ سے گرے اور پرلو کا پیچھے صاحب۔ مشہور ہے کہ صاحب نے جی بھر کے کھسیان پن مٹایا لیکن لڑکے کی آمد صاحب کی آمد سے کہیں بڑھی ہوئی تھی۔ لڑکے سے کسی نے پوچھا "ارے بچے یہ کیا حرکت تھی؟ صاحب کو گرا دیا بہت شریر ہو" اس نے جواب دیا "کیا کروں۔ میں نے سیاسی علم میں ایک گھرے ہوئے ڈاکو کو یہی نسخہ استعمال کرتے دیکھا تھا۔ صاحب کے چوتڑوں میں چوٹ آئی تو مجھے کیا؟"

بہرحال بابو صاحب کی محنت داد کے قابل ہے اور اگر سرشتۂ تعلیم اس خدمت سے بے نیاز ہے تو پرائیوٹ درسگاہیں اس سے فائدہ اٹھائیں۔ لکھائی چھپائی کاغذ نہایت مناسب ہے۔ دونوں حصوں کی یکجائی قیمت ۱۰ ہے۔ غالباً آرٹ بھون امین الدولہ پارک لکھنؤ سے مل سکتی ہے۔

ان تحائف کے علاوہ چند تحفے اور بھی ہیں جنکا صحیح حال آئندہ لکھا جائے گا۔

تنگی کالم کے باعث اس باب میں قلم کا ساتھ زیادہ ہے قلم کی ... روش ابھر رہا ہے مدوی کی نگرانی ضروری ہے اس لیے ہم مجبور رہیں کہ ان تحائف کے حسن و قبح پر مضبوط استدلال کے ساتھ نکتہ چینی کریں خواہ طاقت کا پہلو دستہ دال میں نکلنا ہی پڑے۔

آپ کو اشتہر بازی کی عادت دل سے نہیں گئی۔ اگر آپ نے اصلاح نہ کی اپنے مصنفات کے عیوب دور کر دیے تو مولا نا پنچ آپ کے حق میں بھی تحسین سے دریغ نہ فرمائیں گے۔

واقف

نو سعد

ساقی نامۂ سال ماضی و حال

(نمبرو تحفہ ۱۰ر فروری سنہ ۱۹۲۹ء)

بھر دے شراب حیرت ساقی | وحدت میں حجاب رکھ نہ باقی
نشے میں کرے جو بے حجابی | غائب ہو وہ زرد ہو اور ...
یاں جنگ حجاب کا تھی | ہے اس کا اور دوش کا ...
یا اقتدار دکھائیں ہے تماشا | محفل میں سہاگ ...
احباب ہوں ... بزم ہو گرم | قائم کریں ...
ہوں دست ... | ...
... | ...
تہذیب کا ناچ ... | ...
... | ...
ملاؤں نے آ کر کے ... | تہذیب کا ...
شنواریوں کو ... | ...
... | ...
... | ...

ضروری نوٹس

احباب کرام ... کو آئندہ ... ہے کیونکہ بہت لوگ استفسار کر رہے ہیں۔

(۱) پنجاب ... کا ... ہوگا اور اسکی صحیح تاریخیں ۲۵، ۲۶، ۲۷ فروری سنہ ۱۹۲۹ء ہیں۔

(۲) ... کے ساتھ ...

(۳) ... شامل ہوں گے۔

(۴) اسٹیشن پر ... موجود ہونگے اور ... کو کوئی تکلیف نہ ہوگی۔

(۵) ...

(۶) ...

ترکی خسرو ... | اللہ جانا ...
اب بھی بچا ہوا ہے ... | شنواری کرتے ہیں پریشان
اک شور ہے ہم بچا ہوا ہے | کابل میں ... بچا ہوا ہے
ہونے پائے نہ غم زیادہ | ساقی لا بھر کے جام بادہ
دے کتاب ہو کابل سفر کی | کچھ مجھکو سنا دی حال ترکی
ترکوں کا شوق ترک مذہب | پیچھے ان کے پڑے ہیں جب
مرکز دیوں سے ہو گیا ... | خانم ...
جا ... اور ... | ...

باقی آئندہ

وقت قدیم

نی وقت ضروری مضامین کو وقت ... اختصار ... ہے۔ آئندہ وقت کسی قدر طولانی ہوگا

(اڈیٹر)

منظوم آرو سکیم بنام حضور اعلیٰ شاہ افغانستان

میاں ولی اللہ خان، قیم ... کی ادا ...



بیں بیں میں میں

"دونو کی ضد نے خاک میں ہم کو ملادیا"

ایک تماشا ہوا! گو مفلس تھا، مال تال تھا نہیں کارگاہ میں خاک اُڑ رہی تھی۔ بی بی ہر وقت جلنے کا گھر سنانے کھڑی رہتی تھی۔ "جو شخص ساری دُنیا کے مردوں کی کمائی میں برکت ہے۔ اسکے کی جورو کو دیکھو سر سے پاؤں تک سونے میں زرد ہے۔ ڈھیکے کی بہو بیٹیوں سفید ہے۔ ایک تم ہو خاک۔ اے زنا کپنے"

اتفاق کی بات گاؤں میں آیا سرکس۔ سرکس کا کھلاڑی میاں جولاہے کے سامنے دس گز اونچائی سے سر کے بل زمین پر کودا۔ تماشائیوں نے تالیاں بجائیں امیروں نے انعام دیا تمغے عنایت کیے۔

جولاہے کی جورو نے کہا "بدھیا کے باپ آج جو یہی کام تم بھی کرتے تو کیونکر تمھارے یہاں بھی روپئے برستا" بات کے ہو گئی۔ جولاہے شاہ نے جھٹ لنگوٹ کس لیا۔ بولا ہم بھی کودیں گے کیا ہم آدمی نہیں ہیں۔ چلو ذرا سیر دیکھو۔ اب سے جو کارگاہ میں گھر رہا ہوں … گاؤں بھر بدھیا کے باپ کا تماشا دیکھنے اکٹھا ہو گیا۔ ڈھول بجی۔ آخر میاں بدھیا کے باپ دو نچی دیوار پر چڑھے نعرہ لگا۔ شاہ اللہ دیکھا دے۔ لنگوٹا کسا اتنے دیوار کے … پر … تشریف لے گئے۔ بدھیا کی ماں … اور بدھیا ہو گئی یتیم۔ زمین مضبوط تھی سر سے بازی لے گئی۔ منڈیا گھسے میں اور گلا سینے کی صندوق میں پیوست۔ پہلے تھے آدمی اب ہو گئے کیکڑے (سرطان)۔

دیکھا تم نے؟ جو کوئی دوسروں کی دیکھا دیکھی میں آ کے اپنی طاقت سے باہر قدم رکھتا ہے اسکا یہی حشر ہوتا ہے۔ جس وقت تم نے بمبئی میں مُلّاؤں کے خلاف اپنی زبان کھولی تھی بی بی کا گھر الٹ گیا تھا۔ مولانا اودھ پنچ نے اسی وقت کہا تھا خدا خیر کرے شاہ آدمی سے کیکڑا ہوتے جاتے ہیں۔ لچھن بُرے ہیں۔ پھر تمھاری بی بی کی نامہذب تصویریں جب نگوڑے اخباروں کاغذوں میں فخر کے ساتھ چھپیں اور یہاں کے موئے امیر پرست خوشامد خور سے حرام کے ٹکڑوں سے پیٹ پالنے والے زرداروں کے غلام بے علم اخبار نویسوں نے جھوٹ کے پل خوشامد کے نام باندھنے شروع کیے کہ حضور نے خیرلا۔ دنیا اس روح ترقی کے آثار دیکھ کے انگشت بحیرت ہو رہا ہے۔ جو ایک وحشی قوم کے بادشاہ سے وقتاً فوقتاً ظہور ہوئے۔ دیکھ لیجیے گا افغانستان ایک ہی سال میں جاپان ہے پر لات مارے گا۔ زندہ باد امان اللہ خان۔"

اسی وقت سے بدھی کا دل دھڑکا کہ ہو نہ ہو اب شامت آئی۔ تھوڑے ہی دنوں کے بعد خبر اُڑی کہ افغانستان میں حریفوں نے یہ تصویریں تقسیم کیں۔ ملا چراغ پا ہو گئے بے چینی کے نشان پائے جاتے ہیں۔ اعلیٰحضرت شاہ تہذیب کا کورس ختم کر کے بہت جلد مراجعت فرمائے وطن ہو گئے۔ اسکے بعد تو وطن کی طرف پلٹے اپنے وطن سے پھر گئے۔ سکھوں کے سر سے پگڑی ملاؤں کے منھ سے داڑھی خاتونوں کے چہرے سے نقاب نوجوان لڑکیوں کی کھیپ علوم و فنون کی تعلیم سیاست کا درس اور حضرت نے عشقبازی کورٹ شپ کا سبق پڑھنے بھیجی گئی ہیں … میں تار کھنچے رہتے ہیں ادھر دیکھو تہذیب ادھر دیکھو تہذیب اور جبر کے ساتھ تہذیب پھیلانے کی خبریں مشہور ہو رہیں۔

جو کچی خبر اُڑی اسکے بڑے میاں کے اخلاقی فضل نے کترے "جھوٹ ہے۔ صبر کرو۔ کوئی علم نہیں ہوا۔ … نے خود ہی ٹوپی پہننے کی درخواست دی۔ پردہ … جس کا جی چاہے کرے جس کا جی چاہے گھٹ گھٹ کے مرے۔ اعلیٰحضرت نہایت سادہ مزاج ہیں۔ جمہوریت اُنکے خمیر میں داخل ہے۔ وہ زندگی سختی کے ساتھ … میں رہنے والے مرغوں کو آزادی کا عادی بنا رہے ہیں مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ خدانخواستہ اعلیٰحضرت … ہیں۔ آپ حضرات بازاری دُھر بنگوں کا اعتبار نہ کیجیے۔ جو کچھ کیجیے تم سنبھال کے کیجیے۔ ہاں ہاں یہ کیا بے وقوفی ہے۔ کیا خشک ملا کیا رند کابل کے ملاؤں کی کیا مجال جو یہ نگاہ کی اس بیدار مغز روشن دماغ کی طرف دیکھ سکیں۔ ابھی کچھ اوباش لیڈروں نے سر اٹھایا ہے ان کے کان مروڑ دیے جائیں گے۔ جلال آباد بھی محفوظ ہے اور دریائے کابل کا پُل بھی نہیں ٹوٹا براہ عنایت قلم کی روش میں اعتدال ملحوظ رکھیے تاکہ بعد کو پشیمانی نہ ہو۔ جلال آباد کابل سے بہت دور ہے وہاں برف نہیں گرتی لہٰذا یہ خبر غلط ہے کہ برف باری کے دوران میں باغیوں نے سرگرمی دکھائی …

آخر وہ تمام خبریں سچ نکلیں۔

آغا جان! وہ لوگ بھی بڑے مسخرے ہیں کہ کاؤنٹ اور پولٹیکل رفتار سے جاہل ہیں جو انگریزوں کو کابل فتنہ و فساد کا بانی سمجھتے ہیں۔ تمھارے دو پڑوسی ہیں ایک انگریز، دوسرے روسی۔ اسوقت انگریز کسی ایسے فتنے کے بانی ہونے کی ضرورت نہیں سمجھتے جبکہ خود اُنکی مٹھی میں جو کچھ ہے وہ بھی چھٹکنے کو ہے چین نے وہ … سے … کر دی ہیں … میں لاکھ جتن کیے جاتے ہیں کہ کسی طرح بھرم قائم رہے مگر لوا سیری کی شکایت مہذب صحبتوں میں بیٹھنے کے قابل نہیں رہنے دیتی۔ رونا یہ کچھ عراق میں پھیلا ہوا ہے کچھ حجاز میں۔ کچھ قرضے ہیں۔ خود انگلستان میں خونریزی کے خلاف زبردست جتنے جد و جہد کر رہے ہیں۔ بھلا ایسی حالت میں سرحد پر شیخ سعد کی کرامت کون چڑھا سکتا ہے۔ کابل کی بغاوت سے فائدہ ہرگز انگریزوں کو نہیں پہنچتا ہاں اگر ہو سکتا ہے تو روسیوں کو جنھوں نے چین میں پہلے گروہ بندی کروائی پھر اپنے خیالات کے مخالفوں کو دوسرے گروہ سے قتل کروا دیا۔ غضب خدا کا ساٹھ ساٹھ ہزار آدمی ایک ایک دن میں کھیرا ککڑی کی طرح کٹ گئے۔ اب وہی گروہ … جو روسیوں کا ہوا خواہ ہے گویا اس تدبیر سے روسیوں نے ہندوستان کا ایک سرحدی ملک اپنی گود میں لے لیا۔ اب دوسرا سرحدی مقام (کابل) ٹھیک اسی مصلحت سے جو چین کے بارے میں تھی تاک رہے ہیں۔ انگریزوں کے حق میں یہی بہتر ہے کہ وہ کابل میں امن و امان قائم رہنے کی دعا کرتی ہیں … لال کرتی … کے … افغانستان کے استقلال پر اب ہندوستان کے امن کی بنیاد قائم ہیں۔ انگریزوں نے تم سے جو … صلح نہیں کی تم تمھاری قابلیت سے کیا … کوئی وجہ … مصلحت سے تھی۔ اور یہ مصلحت اب بھی باقی ہے۔

ملک کی تصویریں اور تمھارے خیالات کا … کابل میں روسیوں نے شائع کیا۔ اور …

چین لینے کے واسطے تیار ہے۔

آغا جان۔ تم نے یورپ کی سیر کی مگر منطق استقرائی کا سبق نہیں پڑھا جو معلول معلوم سے علت مجہول کو بآسانی پہچان لیتے۔

یہ بھی تمھاری ہی غلطی ہے کہ تم نے قوی اور ضعیف افعال میں امتیاز نہ کیا اور سیلانی نظام کا قیاس کیسانی نظام پر کر بیٹھے۔

اگر تم ایک گنواری کو ہندوستان کے دوسرے کی کوٹھی رہنے کیلئے دو تو اسکا نتیجہ کیا ہوگا؟ یہی کہ قالین پر تھوکے ہوئے تھوکوں کی کچر کچر دیواروں پر سر میں چپڑنے کے تیل کے چکتے۔ آئینوں پر تھپے ہوئے اُپلے۔ روغنی دیواروں پر پیک کے چھینٹے۔ غوروں میں کھانا جانے کی راکھ۔ گلدانوں میں دال بھات کی جھوٹی بچی ہر کونے میں۔ پچھی اچھی کام آئیں گی کہ اعلیٰ قسم کی پلیٹیں کام آئیں گی۔

آغا تم دوڑ کے چلے اور پھسل پڑے۔ یوں دل کے بہلانے کو تو کہہ سکتے ہو کہ میں کچھ پروا نہیں کرتا لیکن سلطنت چھوڑنے کے بعد قدر معلوم ہوگی۔ تم نے مصطفٰے کمال کو اپنا پیر سمجھ لیا اور یہ نہ سمجھے کہ ترک ہیں یورپ کے پڑوسی۔ تم ہو ہندوستان کے پڑوسی۔ آب و ہوا میں بہت فرق ہے۔

تمھارے یہاں کے مُلّا اکثر دیوبند کے پڑھے ہوئے ہیں اور جو نہیں ہیں وہ دیوبندیوں کے شاگردوں کے شاگرد ہیں۔ انکے علاوہ یہ مُلّا افغانی جتھوں پر کامل اختیار رکھتے ہیں۔ مانا کہ کابل کا پایہ تخت یورپی صحبت سے فیضیاب ہوکے تمھارے خیالات کی نسبت اچھی رائے رکھتا ہے مگر یہ بالشت بھر جگہ جاہل کابل پر کیا قدرت رکھتی ہے؟

تم تو سچ مچ اُس مولا ہے کے شاگرد بن بیٹھے جس کا قصہ میں نے اوپر بیان کیا۔ آغا جان تمہیں معلوم نہیں کہ ایشیائی اور یورپی تہذیب میں باپ مارے کا بیر ہے۔ یاد کرو وہ زمانہ جب ایشیائی یورپ کی پرانی تہذیب کے باپ کو سنکھیا کھلا دی تھی۔ باپ مارے کا بیر ضرب المثل ہے۔ یہ مثل حضرت عیسیٰ کے قبل سے مشہور ہے جس کا خلاصہ بیان کیے دیتی ہوں۔

"حیرۃ" کا بادشاہ جذیمہ بن مالک بہت دبدبہ والا تھا۔ زمین اسکے خوف سے تھرّاتی تھی۔ اُس نے ملیح البراء بادشاہ حضر پر چڑھائی کی اور ظفریاب ہوا۔ جب ملیح پابجولاں جذیمہ کے سامنے آیا تو جذیمہ نے [illegible] کھینچ کے ملیح کی گردن دھڑ سے جدا کردی۔ ملیح کی ایک نہایت حسین اور ہوشیار لڑکی تھی جس کا نام زبا تھا زبا اپنی ذاتی اور صفاتی خوبیوں پر [illegible] تھی۔ یتیم ہونے کے بعد زبا کچھ دنوں شام میں ٹھہری اسکے بعد اُس نے روم سے ساز باز کر لیا (یہی زمانہ حضرت عیسیٰ کی بعثت کا ہے) فوج جمع کی جذیمہ سے لڑ بھڑ کے آبائی ملک چھین لیا اور حکومت کرنے لگی۔ اس نے فرات کے شرقی اور غربی کناروں پر آمنے سامنے دو شہر آباد کیے اور فرات کے نیچے نیچے سرنگ کھود کے ایک پوشیدہ راستہ بنایا۔ جب کبھی دشمن اسے گھیرتے تو وہ اسی زمین دوز راستے سے دوسرے شہر میں چلی جاتی اور چند روز کا بھلاوا دے کر غفلت میں دشمنوں کا ستھراؤ کر دیتی۔ زبا کو مردوں کے نام سے نفرت تھی۔ مگر اسکے حسن کا شہرہ سُن کے میاں جذیمہ کا عشق جاگا یعنی شامت آئی درباریوں سے عشق کا حال بیان کیا سب نے تو کہا بہت مناسب ہے مگر وزیر قصیر بن سعد کہنے لگا حضور شاید بھول گئے کہ یہ عورت مردوں سے نفرت رکھتی ہے حضور ہی نے اسکے باپ کو قتل کیا ہے۔ خون کا شعلہ کبھی بجھتا نہیں وہ تو خلاق ہے جوٹ بڑی اور [illegible] اور [illegible]۔ ہائے میاں عشق کب نچلے بیٹھتے ہیں آخر پیام بھیجا گیا۔ ملکہ زبا نے ایلچی کو سامنے بلا کے جواب دیا: "زہے قسمت زہے نصیب۔ اسی دن کے انتظار میں تو میں نے کسی دوسرے سے دل نہیں لگایا تھا عورت ذات ہوں پہل میری طرف سے مناسب نہ تھی ورنہ میں تو خود بادشاہ کے حبالہ میں آنے کو ترستی تھی۔" جذیمہ یہ جواب سُن کے پھولوں نہ سمایا۔ خاص خاص مصاحبوں کی برات ساتھ لے کے بیاہنے چلا اور اپنے بھانجے عمرو بن عدی اللخمی کو اپنا قائم مقام کیا۔ اس شخص نے ایک سو بیس برس تک سلطنت کی مشہور ہے کہ بچپن میں جن اٹھا لے گئے تھے۔ [illegible]

کھاتی پیتی روانہ ہوئی مگر قصیر [illegible] بادشاہ کی قسمت بگڑ رہی تھی کوشش کی ساتھی [illegible] تھے انھوں نے ایک نہ چلنے دی۔ جب زبا کا شہر قریب آگیا اور استقبال کرنے والے کی خبر آئی تو [illegible] کا غبار دیکھتے ہی قصیر نے کہا حضور اب بھی خیریت ہے اپنے ہاتھوں اپنے پاؤں میں کلہاڑی نہ ماریے۔ آپ عصا گھوڑے کا نام [illegible] ہیں اگر جان بچانا چاہتے ہیں تو [illegible] لیجیے عصا کی گرد کو بھی یہ فوج نہیں پہنچ سکتی۔ حضور [illegible] انکار [illegible] قصیر نے کہا دیکھیے اگر یہ فوج سیدھی حضور کے سامنے آئے اور سلام کرے تب سمجھیے کہ دغا کا ارادہ نہیں [illegible] اور اگر یہ سامنے کے راستے [illegible] بیٹھے اور حضور کو بیچ میں لے لے تو خیر نہیں۔ اتنے میں زبا کا لشکر آیا اور [illegible] تقسیم ہوکے جذیمہ کو گھیر لیا۔ بادشاہ سلامت نے قصیر سے کہا سچی تمہاری رائے صحیح تھی۔ قصیر بولا حضور نے جواب میں بہت دیر کی۔ بادشاہ سلامت پا بدست دیگرے دست بدست دیگرے [illegible] قصیر [illegible] عصا کی پشت پر [illegible] دیکھتے [illegible] ہوا ہوگیا۔ میاں حضور معشوقہ کے سامنے لے جائے گئے۔ زبا نے لونڈیوں سے کہا دولہا میاں کے واسطے مسند بچھاؤ۔ بوریا بچھایا گیا اور بازوؤں کی نسوں کی رگیں [illegible] خون طشت میں بہنے لگا [illegible] ایک بوند بوریے پر گری۔ دلہن کہنے لگی [illegible] اگر چہ دولہا میاں [illegible] کا خون پانی کی طرح بہایا گیا مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ [illegible] خون زمین پر گرنے دوں [illegible] خون بہا اور [illegible] کے دل کو ٹھنڈک [illegible] آدھی ختم ہوگئی [illegible] باپ مارے کا [illegible] اور اتنی جلدی ختم [illegible] حکایت بڑی ہے پھر کبھی کہوں گی۔

آغا تم ہو مغربی تہذیب [illegible] ایشیائی [illegible] اگر تمہاری ملکہ [illegible] اپنے باپ کے خون کا عوض تم سے لیا [illegible] آغا تمہاری قوم ہے [illegible] تم نے غضب کیا [illegible] کا نام لیا۔ تمہارے [illegible] قوم کے ہوش میں آنے کا انتظار کرتے [illegible]